UNIVERSAL LIBRARY
OU-232858
UNIVERSAL LIBRARY

# رسالۂ تحفۃ الامم

بارشادِ فیض بنیاد جناب لو صاحب سکتّر صدر بورڈ

در اثبات اشتراک صاحب لولاک بدلائل آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ معتبرۂ محمدیہ

مؤلفہ

محبوب مسیح صاحب مدرس اول جماعت فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ

بمعرفت منشی خادم علی صاحب مہتمم مطبع اکبری

مطبع ایجاد کشن آگرہ میں اہتمام سے منشی کشن لال کے چھپا ۱۸۵۹ء

# رسالۂ تحفۃ الاعم للاحباب العرب والعجم

## بسم الاب والابن والروح القدس

لاکہہ لاکہہ شکر اور احسان اوس ذاتِ واحد و لاشریک اور خالقِ کل مخلوقات کا کہ اوسنے ہم گم گشتگان وادیِ ضلالت اور تیرہ درونان کے لئے آفتاب عالمتاب یعنی انجیلِ جلیل کو اپنے مشرقِ ہدایت و عنایت سے روشن فرمایا اور مستحقان ہلاکتِ ابدی کی رہائی ابدی کے لیے منجی کامل یعنی جناب ہدایت مآب خداوند مسیح کو ہادی اور شافع الامم فرمایا جیسا کہ انجیل متی کے پہلے باب مین خداوند تعالی کا فرشتہ آنحضرت کی بشارت مین یون کہتا ہے کہ وہ یعنی مسیح اپنے لوگون کو اون کے گناہون سے بچاوے گا

اب بعد اسکے سب مطالعین اور سامعین ان اوراق پر مخفی نرہے کہ مین بندہ عاصی پُر معاصی اسسے پہلے ربقہ عقاید مذہب آبائی و اجدادی کا بسبب اونکی تقلید کے ایسا مقید تہا کہ غیر مذہب کیطرف باوجودیکہ اوس مذہب کی تصدیق کا صریح حکم اپنی پہلی مذہبی کتاب مین پایا تھا تاہم اوس طرف سے ہرگز پہیر نہ سکتا تہا اور بسبب کثرت کا ملون

تعصب مذہبی کے کوئی بات اوس مذہب حق کی میرے صفحۂ دل مین نشو ونما
نہونے پاتی تہی بلکہ دب جاتی تہی مگر عرصۂ چند سال سے باغبان حقیقی نے اپنی رحمت
ابدی سے میری کیاری دل سے کانٹے تعصب مذہبی کے بالکل اوکہاڑ کر بجاے اونکے پودۂ
شوق تحقیق مذہب کا جمایا کہ جس سے مجہے آب باری تفہیم اور مددگاری تعلیم جناب ہدایت مآب پادری
فرنچ صاحب پرنسپل سینٹ جان کالج اگرہ کے ثمرہ ہدایت براہ حق یعنی مشرف ہونے باقرار و اقبال
تصدیق دین عیسوی کا ۱۸۵۸ء ۲۳ ماہ مئی کو حاصل ہوا
اور چونکہ انجیل مقدس مین بخط پاول بافسیان باب ۴ آیت ۲۵ لکہا ہے کہ ہم تو سب باہم
ایک دوسرے کے عضو ہین اور اوسیکے موافق سعدی شیرازی نے بہی کہا ہے ٥ بنی آدم اعضاے
یکدیگر اند ✦ کہ در آفرینش زیک جوہر اند ✦ لہذا مین بمقتضای بنی نوع ہونیکے ثمرات محصلہ شجر
تحقیق کا مزہ اخوان بنی نوع کو چکہاتا ہون اگرچہ بظاہر بموجب قول الحق مُرٌّ کے بعض کو تلخ
معلوم ہوگا مگر دراصل اگر بذائقۂ انصاف چکہین گے تو شیرین ہوگا
پس شجر اس تحفہ کا متضمن ہے معنی لغوی و اصطلاحی شرک اور معاد مشرک کو
۱ اور ثمرہ اول اوسکا مشتمل ہے اوپر مشرک ہونے محمد او محمدیونکے ........
۲ ثمرہ دوم اوسکا مثمر ہے اوپر غیر نبی اللہ ہونے محمد کے ........
۳ ثمرہ سوم اوسکا شامل ہے اوپر غیر شافع ہونے محمد کے قیامت کے روز ........

## شجرہ متضمن ہے معنی اشراک و معاد شرک کو

پوشیدہ نہ رہے کہ اشراک کے لغوی معنی ساجھی کرنا دوسرے کو کسی کام مین اور اہل شرع کی
اصطلاح مین اشراک بمعنی ساجھی کرنا کسی مخلوق کو صفات مخصوصہ الٰہی مین ؛ جیسا کہ ہر ظاہر ہے
کہ مارنا جلانا اور حاجت روائی کرنی کل مخلوقات کی باختیار ذات الٰہی ہے نہ باختیار غیر پس
ایسے امور کی درخواست غیر ذات الٰہی جل شانہ کے کسی مخلوق سے کرنی یہی اشراک ہے اور فاعل اس
فعل کو مشرک کہتے ہین اور مشرک کی معافی ہرگز نہین ہے خواہ وہ محمدی ہو خواہ عیسائی اور کیسا ہی بڑا عقیدہ
رکھتا ہو چنانچہ محمد صاحب کے حق مین قرآن کہتا ہی سورہ یونس کوع دہم وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ
یعنی اور مت پکار اللہ کے سوا کسی ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا نہ برا پھر اگر تو نے یہہ کیا تو تو اس وقت ہے گنہگار
دیکھو باوجودیکہ محمد صاحب اوپر اس عقیدہ ایمانیہ مفصل آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ
وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ
الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ یعنی ایمان لایا مین خدا پر اور اوسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون اور
اوسکے پیغمبرون اور پچھلے دن پر اور اسپر کہ اندازہ نیکی اور برائی آدمی کا اللہ ہی سے ہے
اور جی اوٹھنے پر بعد موت کے ؛ اپنا پورا عقیدہ رکھتے تھے تو بھی اونہین کہا گیا کہ اگر
تم بھی شرک کرو گے تو گنہگار ہوگے اور اونکا وہ عقیدہ ایمانیہ مفصلہ مذکورہ شرک کے

روبرو بالکل کان لم یکن گنا گیا یعنی گویا کہ دراصل وہ عقیدہ اوسکو تھا ہی نہین اور جو
شخص کہ منکر ذات الٰہی کا ہو اوسکو ہرگز مشرک نہین کہتے بلکہ مشرک فقط وہی شخص ہے کہ جسکی
تعریف اوپر مذکور ہوئی ✦ حتیٰ کہ مشرکین عرب بھی زمانہ محمد صاحب منکر الوہیت ذات الٰہی کے نہ
تھے جیسا کہ قرآن مین سورہ یونس کے ع دوم مین لکہا ہے وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّ
وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآءُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ
یعنی اور پوجتے ہین اللہ کے سوا جو چیز نہ برا کرے اونکا نہ بھلا اور کہتے ہین یہہ ہمارے
سفارشی ہین اللہ کے پاس تو کہہ (اے محمدؐ) تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اوسکو معلوم نہین کہین
آسمانون اور زمین مین وہ پاک ہے اور بہت دور ہے اونسے جو شرک کرتے ہین ✦ دیکھو اس
آیت مذکورہ قرآنی سے چار باتین صاف ثابت ہوتی ہین ✦

۱ ایک یہہ کہ مشرکین عرب اپنے اصنام کو نہ اپنا اور نہ غیر کا خالق و رزاق و مالک بناتے تھے ✦

۲ دوسرے یہہ کہ نہ وے لوگ اونکو ذات الٰہی کے برابر جانتے اور مانتے تھے ✦

۳ تیسرے یہہ کہ وے ذات الٰہی کی الوہیت کے منکر تھے ✦

۴ چوتھے یہہ کہ وے لوگ صرف اون اصنام معتقدہ اپنے کو اپنا شافع عند اللہ
بنانیکے باعث سے مشرکین کہلاتے اور مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی متوفی اپنی کتاب

نبر منقلہ مسمی تقویۃ الایمان کی صفحہ ۴۸ مین بذیل آیت اِنَّ اللّٰہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق کہ خدا نہین بخشتا یہہ
کہ کوئی شرک کرے اوس سے اور بخشتا ہے اوسکے سوا جسکو چاہتا ہے لکھتے ہین قولہ اس
آیت سے یہہ معلوم ہوا کہ شرک بخشا نجاویگا جو اوسکی سزا مقرر ہے ضرور ملے گی پہر اگر یہہ
درجے کا شرک ہے کہ جس سے آدمی کافر ہوجاتا ہے اوسکی سزا یہی ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ
دوزخ مین رہیگا اور نیچے درجہ کی شرک کی کچھہ تفصیل اوسی کتاب تقویۃ الایمان کے
صفحہ ۵ اسکے حاشیہ پر یون لکھی ہے قولہ جیسا کسیکو خدا کہنا یا اوسکی صفت کسی بندہ
بتانی جیسے علم غیب اور مارنا جلانا اور سواے اسکے ثابت کرنا جیسے سجدہ اور پیر پرستی
کرتے ہین اب اس سے ثابت ہوا کہ یہ امور مذکورہ جو مولوی صاحب موصوف نے
ذکر کئے موجب کفر کے ہین +

اب بعد تسوید اس تمہید کے کہ بمنزلہ شجر کے ہے مین کہتا ہون کہ

ثمرہ اول اوسکا کہ مشتمل ہے اوپر مشرک ہونے محمد اور اونکے تابعین کے وہ یہہ ہے
کہ وجہہ مشرک ہونے محمد اور اونکے کل تابعین کی یہہ ہے کہ وہ یعنی خود محمد صاحب
حجر اسود کی مین وہ صفت ثابت کرتے ہین جو مخصوص بذات الٰہی ہے یعنی علم غیب
چنانچہ اب مین اس امر کو انشاء اللہ تعالی بدلیل احادیث معتبرہ اور معتقدہ تمہاری

کی ثابت کرتا ہون لہذا اِن اوراق کے مطالعین اور سامعین با انصاف کی خدمتمین

میری عرض یہہ ہے کہ ذرا تقریر اِس تحریر کو بگوش ہوش شنیدا اور سمجھین بعد اوسکے

امرِ حق کا اقبال اور اگر ابطال اسکا منظور ہو تو بدلائل حقہ کرین +

پس مخفی نرہے کہ کتاب مشکوۃ المصابیح کے باب دخول مکہ وطواف صفحہ ۲۳ مین وارد ہی

قَالَ رَاَیتُ عُمَرَ یُقَبِّلُ الحَجَرَ وَیَقُولُ اِنِّی لَاَعلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَاتَنفَعُ وَلَا

تَضُرُّ وَلَو لَا اَنِّی رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ مَا قَبَّلتُکَ

مُتَّفَقٌ عَلَیہِ یعنی عابس ؓ ربیعہ سے روایت ہے کہا اوسنے کہ دیکھا مین نے

عمر کو حجر اسود چومتے ہوئے اور کہتا تہا کہ مین خوب جانتا ہون کہ تو پتہر ہے نہ تو نفع

پہونچاتا ہے اور نہ نقصان اور اگر دیکہتا مین رسول اللہ کو چومتے ہوئے تو نہ چومتا مین

تجہے اس حدیث پر سبکا اتفاق ہے ✓ اب اس حدیث سے چند باتین ثابت ہوتی ہین +

۱ اول بات یہہ ہے کہ وہ کالا پتہر مکہ کا مانند لنگ مہادیو وغیرہ صور مصنوعہ معتقدہ

قوم ہنود اور دوسرے مشرکین عرب وعجم کے اپنے چومنے والونکو کچہہ نفع اور نقصان

ہرگز نہین پہنچا سکتا پس جبکہ عمر نے باوجود جاننے اس بات کے پہر بہی حجر اسود کو چوما

تو بموجب آیت مذکورہ سورہ یونس رکوع دہم کے بلاشک گنہگار ہوئے +

۲ دوم یہہ ہے کہ اوس پتہر کا چومنا خود محمد صاحب نے اپنی ہی راے اور تجویز سے مقرر کیا ہے

قرآن مین اوسکا ذکر ہرگز کہین نہین ورنہ عمر اوسکی چومتے وقت یہہ بات ہرگز نہ کہتے کہ اگر نہ
دیکھا مین رسول اللہ کو چومتے ہوئے الخ بلکہ یون کہتے کہ مین تجھے قرآن کے فلانے
قول کے بموجب چومتا ہون ؛

سوم یہہ کہ اوس پتھر کا چومنا محمدیون کے نزدیک سنت ہے اور سنت سے مراد اونکے نزدیک
وہ فعل ہے کہ جسکو محمد صاحب نے خود کیا ہو یا اوسکے کرنیکا اپنے تابعین کو حکم دیا ہو پس
جبکہ محمد صاحب نے اوس پتھر کو پہلے خود چوما اور پھر اوسکی پیروی کیواسطے اونکے یارون
یعنی عمر وغیرہ نے اوسکو چوما لہذا اوسوقت سے لیکے ابتک سب محمدی اون سبھون کی اتباع
سنت جانکر اوسکو چومتے ہین اور تارک سنت محمدی شریعت کے بموجب گنہگار اور شرمندہ
و مخنث اوسکا ہوے چنانچہ انشاء اللہ تعالی تقریر و تحریر آئندہ سے جیسا اس دعوی کا
ثبوت آپکو بخوبی ہوگا ؛

چہارم یہہ کہ یہہ حدیث یعنی قول مذکور عمر کا سراسر برخلاف قول محمد صاحب کے
ہے کہ جو اوسی کتاب مشکوۃ المصابیح کے اوسی باب دخول مکہ و طواف صفحہ ۲۱۹ مین
ابن عباس سے یون منقول ہے قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہُ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِہِمَا وَلِسَانٌ
یَنْطِقُ بِہٖ وَیَشْہَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہُ بِحَقٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

بموجب عقیدہ تمہارے کے قیامت کے روز خداوند تعالے کے حضور بقدرت الٰہی شاہد
حجر او ربینا ہونا ممکن ہے تو دوسرے مشرکین کے اصنام معتقدہ کے شاہد خیر ہونے کی
عند اللہ اپنے معتقدین کے لئے بروز قیامت بقدرت الٰہی تمہارے پاس کیا دلیل عقلی ہے
اگر تم کہو کہ حجر اسود کا شاہد خیر ہونا اپنے معتقدین کے لئے خداوند کے روبرو قیامت
کے روز محمد صاحب کے قول سے جو تمہارے نزدیک نبی صادق ہے ثابت ہے ؛ تو میں
کہتا ہوں کہ جس دلیل تواتر سے تمہارے نزدیک محمد صاحب نبی صادق ٹھہرے ہیں
اسی دلیل تواتر سے قوم ہنود اور سوا انکے دوسرے مشرکین عرب و عجم کے مقتدایان معتقدین
کی صداقت بھی ثابت ہے پھر محمد صاحب کے قول کی تکمیل اور اونکے مقتدایان معتقدین
کے قول کی عدم تکمیل کی کیا دلیل ہے بیان کرو ؛ ثانیاً یہہ کہ وہ کالا پتھر جو فی الحال
نہ ظاہر حواس خمسہ اور نہ باطنا کسی وجہ کی ایسی سکت رکہتا ہے کہ جسکے باعث سے
اسپر بروز قیامت اسکو معلوم ہو جاوے کہ مجہے کس مرد و عورت کہاں کے متوطن
کسکسنے نے کس وقت اور کس رنگ و ڈہنگ سے اور کس ارادہ و اعتقاد سے
چوما تہا وہ قیامت کے روز اپنے چومنے والوں کی گواہی خیر کے لئے باایں ہمہ نشانہائے
مذکورہ بالا کیونکر گویا و بینا ہوگا یہہ بات کسی دلیل عقلی سے ہرگز ثابت نہیں ہوتی
جبکہ وہ بات کے پہلی بات یہہ ہے کہ شاید تم کہو کہ اگرچہ بہ قدرت الٰہی اوسکے اصنام

معتقدہ بہی خداوند کے روبرو بروز قیامت بولینگے مگر اونکا بولنا اور شاہدی انکی
مشہودین کے لئے مفید بلکہ سراسر مضر ہوگی اسلئے کہ اون اصنام کی تعظیم و تکریم اونکے
مقتدایان کاذب کے قول کے بموجب کی گئی ہے اقول اسکا جواب وہی ہے جو ابہی میرے
اوس سوال کے ذیل مین مذکور ہوا ہے جسکو مین نے ثانیاً کرکے پوچہا تہا دوسری بات
یہہ کہ اوس حجر اسود کا آن ہمہ نشانہاے مذکورہ بروز قیامت گویا و بینا ہونا ہرگز ثابت
نہین ہوتا بجز اسکے کہ محمد صاحب نے اوس پتہر کو اپنے عندیہ مین عالم الغیب جانا اور مانا ہے
اور در صورت اونکے عالم الغیب جاننے کے اوس حجر کو اونکے لئے دو قباحت لازم
آتی ہین پہلی قباحت یہہ ہے کہ اسی محمد صاحب پر اطلاق شرک کا لازم آتا ہے اسلئے کہ جو
صفت عالم الغیب ہونے کی مخصوص بذات الٰہی ہے وہی صفت محمد صاحب نے اوس حجر کے
لئے ثابت کی اور یہی دلیل ہے محمد صاحب کے مشرک ہونیکی دوسری قباحت یہہ ہے کہ محمد صاحب
نے کیسی بے انصافی کی کہ حجر اسود کو بلا دلیل عقلی کے عالم الغیب بتایا اور دیگر مشرکین
کے اصنام کے عالم الغیب ہونے کا انکار کیا اور اگر تم کہو کہ محمد صاحب نے اوس حجر کو عالم الغیب
ہرگز نہین بتایا بلکہ اوسکا قیامت کے روز اپنے معتقدین کے افعال و اعتقادات پر بے
دیدہ و دانستہ گویا و بینا ہونا قدرت الٰہی پر موقوف فرمایا پہر اونکے مشرک ہونیکی کیا وجہہ
اقول بالفرض اگر ایسا ہی ہے تو اوسکا یہہ فعل تقبیل حجر اسود اور اعتقاد اوسکی شاہد خیر

ہوے خدا اللہ کا صریح مشابہت رکھتا ہے ساتھہ اوس فعل و اعتقاد و شرک مشرکین کے
جو وے اپنے اصنام سے کرتے اور رکھتے ہین در صورت اس تشبیہ کے بموجب اس قول
مشہور صحیح اپنے کے من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جس کسی نے کسی قوم کے ساتھہ
تشبیہ کیا وہ اونہین مین سے ہے تو محمد صاحب بلا شک و شبہہ مشرک ٹھہرے ۔ اور جبکہ
خود محمد صاحب مشرک ٹھہرے تو اونکے کل تابعین یعنی تم بطریق اولی مشرک ہوئے ۔ اور اگر
تم کہو کہ قرآن اور اکثر احادیث سے مذمت و ممانعت شرک کی ثابت ہے ۔ پھر الزام
شرک کا محمد صاحب پر لگانا محض از راہ تعصب اور بے انصافی کے ہے ۔ مین کہتا ہون
یہہ سب سچ ہے مگر موافق اس قول مشہور كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ کے محمد صاحب نے
باوجود عبارت قرآنی او حدیثونکے طرف طریق اصل خود یعنی آبائی و اجدادی کے
شرک تہا رجوع کیا اور پہر اوسی کتاب مشکوۃ المصابیح کے باب دخول مکہ و طواف صفحہ
۲۱۹ مین ابن عباس سے یون روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ
خَطَايَا بَنِي آدَمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ
یعنی کہا ابن عباس نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترا حجر اسود بہشت سے
اور وہ دودہ سے بھی زیادہ سفید تہا پس سیاہ کر دیا اوسکو بنی آدم کے گناہون نے

روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن اور صحیح ہے
اب اس حدیث سے اوّل یہہ بات غور دیکہنا چاہیے کہ وہ حجر در اصل بقول ظاہر محمد
صاحب کے جیسا کہ اس حدیث مذکورہ حال سے ثابت ہے ہرگز بہشت سے نہین اترا
چنانچہ اسی حدیث کے حاشیہ سے ثابت ہے کہ یہہ قول محمد صاحب کا بطور قایم مقام
تمثیل کے ہے واسطے مبالغہ تعظیم شان اوسی حجر کے یعنی چونکہ وہ حجر اسود اشرف
مکرم و مبارک ہے اسلیئے وہ مشارک اشیاء بہشت کا ہے پس گویا کہ وہ حجر بہشت ہی
اترا ہے پس اب اس حاشیہ مذکورہ کے مضمون سے صاف ثابت ہوا کہ وہ پتہر در حقیقت
بقول ظاہر مذکورہ محمد صاحب کے ہرگز بہشت سے نہین اترا + اور اسی سے درمیان
قول مذکورہ محمد صاحب اور قول مذکورہ حال محشی مذکور کے اختلاف صریح پایا گیا
اور در صورت مختلف اور معارض ہونے دونو قولون کے بالضرور ایک قول کا بطلان
لازم آیا اب تمکو اختیار ہے خواہ محمد صاحب کے قول کو خواہ محشی مذکور کے قول کو باطل
ٹہراؤ ہمارے نزدیک کسی کے قول کا بطلان ہرگز نہین ہے + اگر تم محشی مذکور کے
قول کا بطلان قبول کرو تو مین کہتا ہون کہ اولاً اگر کوئی غیر مذہب والا آپ مذہب
کے کسی مسئلہ مختلفہ کا رفع اختلاف اپنے ذمہ سے بطور تمہارے کرے تو آپ اوسکے اس
قسم کے رفع اختلاف کو بطور خود قبول کرینگے یا نہین بصورت اوّل فہو مرادنا و بصورت

دوم اسکے نہ قبول کرنیکی کیا وجہ بیان کرو + ثانیاً یہہ کہ یہہ کیا ایمان و انصاف کی
بات ہے کہ کسی معترض کا اعتراض اپنے مذہب سے اوٹھانے کے لئے اپنے مذہب کے
مشرعین معتقدین متقدمین کی رائے اور تجویز کو غیر مقبول کہنا + دوم یہہ اگر ہم یا ہمارے
علماء متقدمین یا غیر ہمارے کسی اور مذہب والے بطور محشی مذکور کے کسی قول اپنے پیشوائے
مذہب کی تاویل کرین تو جائز ہوگی یا ممنوع بصورت اول فہو المراد و بصورت دوم اسکی
کیا وجہہ کہ اپنے مفید مطلب کے لئے ایک بات کو جائز رکھنا اور دوسرونکے لئے غیر جائز کہنا
سوم یہہ کہ دیکھو محمد صاحب آپکے پیشوا و رہنما اور علمائے متقدمین معتقدین نے واسطے ترویج
و ترغیب تقبیل حجر اسود کے اوسکی تعریف و توصیف مین کتنا بڑا مبالغہ و عدہ وعید مین کیا
اور کہا کہ اول وہ بہشت سے اترا ہے دوم وہ پہلے دودہ سے بھی زیادہ سفید تہا
سوم اوسکو قیامت کے روز دو آنکہین ملینگین کہ جنسے وہ دیکھیگا چہارم اوس روز اوسکو
زبان ملیگی کہ جس سے وہ بولیگا پنجم وہ اوس دن خداوند تعالے کے حضور اپنے چومنوالونکے
لئے جو مختلف زبانو مین مختلف مکانون سے مختلفۃ الاسما و اوضاع اوسکے پاس آئے
اور اپنے مختلف ارادون اور اعتقادات سے اوسکو چوما شاہد خیر ہوگا چنانچہ یہ سب باتین
اوپر لکھی ہوئی حدیثون سے ثابت ہین ششم جو اوسکو بصدق ارادہ و اعتقاد سے چومتا ہے
وہی پکا ایماندار ہے ہفتم جو اوسکے چومنے سے متردد ہو تو وہ ضعیف الایمان ہشتم جو اوسکے چومنے سے منکر

ہوتا ہے اور کافر جیسا کہ اُسی حدیث مرقومہ بالا کے حاشیہ پر جو ابن عباس سے روایت یون لکہا **قولہ فیہ**

**امتحان الرجل فان کامل الایمان یجل ہذا ولا یتردد**

**وضعیف الایمان یتردد والکافر ینکر** یعنی اوس حجر اسود کے چومنے مین آدمی

کے ایمان کا امتحان ہے پس تحقیق کہ کامل الایمان والا اوسکو چومتا ہے اور تردد

نہین کرتا اور ضعیف ایمان والا اوسکے چومنے سے متردد ہوتا ہے اور کافر اوس

کا انکار کرتا ہے پس اگر اسیطور ہندوؤن اور دوسرے مشرکین نے واسطے

تعظیم و تکریم ہر نوع اپنے اصنام معتقدہ کی اونکی تعظیم و پیشوا کے لئے کوئی وعدہ یا

وعید اپنی کتب مذہبی مین لکہا اور بیان کیا تو کیا تمہارے عقیدون اور مذہبی کتب کے

برخلاف لکہا اور کہا ✤ پس جو دلیل عقلی کہ آپ اپنی عقائد و مسائل کتب مذہبی کے

اثبات اور قوم ہنود وغیرہم کے ابطال کے لئے بیان فرماوینگے تو وہی اور ویسی

ہی دلیل عقلی اونکیطرف سے آپ کے مسائل مذکورہ کے ابطال اور اونکے اثبات کے

لئے از راہ انصاف کے آپ ہی اپنے دل انصاف منزل مین سوچ لیجئے اور اپنی دلیل

نقلی کو بہی ایسا ہی ہم مقابل اونکے سمجہا فرمائے ✤ چہارم یہہ کہ **قولہ فسودتہ**

**خطایا بنی آدم** یعنی سیاہ کردیا اوس حجر اسود کو بنی آدم کے گناہون نے

دیکہو آپ کی یہہ نقلی بات کیسی سراسر برخلاف عقل کے ہے کہ گناہ کرین بنی آدم اور

اونکے گناہوں کے عوض اور اثر سے سیاہ کیا جاوے وہ بیچارہ بے گناہ اور ہے گویا
بیا بہشتی پاک پتھر ‡ پس اس مسئلہ نقلیہ کا اثبات کس دلیل قوی عقلی سے آپ اپنے
مخالفین پر ثابت کر سکتے ہین ‡ اگر آپ فرماوین کہ اس مسئلہ نقلیہ کا اثبات فقط نقلیات
سے ہی کرنا وافی وکافی ہے اسمین دلایل عقلیہ کو ہرگز کچھہ دخل نہین اور نہ دخل دینا
چاہیے اقول اگر یہی بات آپکے نزدیک مسلم الثبوت ہے تو پھر آپکو بھی ہمارے
عقائد و مسائل نقلیہ مثلاً کفارہ و صلیب مسیح اور اوسکے ابن اللہ ہونے اور مسئلہ
تثلیث پر جو ہماری کتب دینی یعنی عہد عتیق و جدید سے منقول و مثبت ہین معترض
ہونا اور فقط ہماری دلائل نقلیہ پر اکتفا نکرکے اونکے اثبات کے لیے ہم سے استدعا
بطعن دلائل عقلیہ کی کرنا سو جب آپ ہی کے قول مفروض مذکورہ حال کے سراسر خلاف
انصاف کے ہے اگر بغور ملاحظہ فرماؤ ورنہ خیر ‡ اب آپکو بنظر اعتقاد مرقومہ بالا اپنے
کے ہمارے کسی مسئلہ اعتقادی پر معترض ہونا ہرگز جائز اور مناسب نہین ہے بلکہ
اگر توفیق خیر تمہاری رفیق ہووے تو تمہین اوسکا تسلیم کرلینا واجب و لازم ہے
پس جب بدلائل احادیث معتبرہ مذکورہ اور تقاریر معتمدہ مرقومہ بالا بخوبی ثابت ہوا
کہ محمد صاحب آپکے پیشوا پرلے درجے کے مشرک تھے تو یہہ امر ثمرہ ہے دو ادر ثمرہ کا کہ جسکا
ذکر شروع اس مختصر مین مینے کیا ہے ‡ ثمرہ دوم مشعر ہے اوپر غیر نبی صادق ہونے

محمد صاحب کے ؛ جبکہ یہہ بات سبکو معلوم ہے کہ خداوند تعالی اپنے کلام تا آوحی الی
الانبیا کے موافق ہرگز نہین چاہتا کہ کوئی بشر ہلاکت ابدی مین پہنچے اور شرک سے بڑھ کر
کوئی گناہ موجب ہلاکت ابدی کا نہین پس وہ خداوند جل جلالہ وحدہ لاشریک
لہ پہر ایسے شخص کو جو معلم شرک کا ہو کسطرح عہدۂ نبوت ورسالت پر مقرر
فرماوے گا یہہ بات اوسکی شان صداقت بنیان اور کلام ہدایت انجام
کے سراسر خلاف ہے اور جبکہ تقریر مذکور بالا سے معلم شرک اور مشرک ہونا محمد
صاحب کا بدلائل قویہ بخوبی ثابت ہوچکا ہے تو پہر وہ ہرگز رسول برحق مرسل
خدا جل شانہ کا نہین ہوسکتا اور اگر خداوند واحد ولاشریک کو ایسا ہی نبی معلم شرک
مبعوث فرمانا منظور ہوتا تو اپنے کلام مقدس مین مذمت مشرک اور ممانعت شرک
کی کیون فرماتا اور کسی سے خوارق عادات کا ظاہر ہونا ہرگز دلیل اوسکی
نبوت ورسالت کی نہین ہوسکتی چنانچہ کتاب استثنا کے ۱۳ باب سے یہہ بات ظاہر ہے
اور سوائے اسکے کئی لوگ ہین کہ جنکے خوارق عادات کے ہم تم بہی قائل ہین مگر
اونکی نبوت ورسالت کا ہم دونون مین سے ایک قبیل بہی قائل نہین ہے ؛ پس
پہر وجہہ محمد صاحب کہ صریح معلم شرک تہے ہرگز نبی برحق نہین ہوسکتے ؛
ثمرۂ سوم اسکی شامل ہے اوپر غیر شافع ہونے محمد صاحب کے بروز قیامت

جاننا چاہیے کہ جیسا مشرک کا ہم تم دونون کے نزدیک سواے جہنم کے اور کوئی جگہ نہین ہے اور مشرک ہونا محمد صاحب کا بہ دلائل مرقومہ بہ تمرہ اولے غیر محتاج بیان ہے تو پہر وہ غیرون کی شفاعت کس منہہ سے خداوند تعالے کے حضور میں کرینگے اور کیونکر اونکی شفاعت عند اللہ منظور ہوگی بقول شخصے * پیر خود در ماندہ * شفاعت کسکی کرے * اگرچہ اونہون نے تمہاری خاطر داری اور دلجمعی کے لیے اپنے تئین شافع روز قیامت کا قرار دیا اور اگر محمد صاحب باوجود معلوم شرک ہونے کے بہی تمہارے نزدیک شافع مذنبین بروز قیامت خداوند تعالے کے حضور ہوسکتے ہین تو مشرکین عرب و عجم کے مقتدا لوگ بہی باوجود معلوم شرک ہونے کے بہی بطور محمد صاحب کے شافع اپنے معتقدین کے ہوسکینگے اگر کوئی وجہہ مرجحہ اون مشرکین کی مقتدایان مذہب کے شافع مذنبین ہونے کی آپ لوگون کے پاس ہو تو بیان فرماے * ورنہ اپنے تئین باعث اقتدا محمد صاحب معلوم شرک کے ہم معاد دوسرے مشرکین کا یقین کرکے اونکی اقتدا اور اتباع سے دستبردار ہو

نہ پڑہیں رسالہ جناب ہدایت مآب حضرت مسیح کے اور کیونکہ آن حضرت
کہ خود بیگناہ ہیں زیر باران گناہ کو باواز بلند پکار کر کہتے ہیں
کہ اے زیر باران گناہ میرے پاس آؤ کہ میں تم کو آرام دونگا
پس بڑے افسوس و نادانی کی بات اور گمراہی کی دلیل ہے کہ
لوگ داعی خیر کی آواز سنکر اون کے پیچھے نہ چلیں بقول سعدی ع
گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت فما علینا الا البلاغ المبین

تمت

رسالہ تحفۃ الاعظم باستدعاء فیض بنیاد جناب [illegible] صاحب [illegible]
بود و در اثبات اشتراک صاحب لولاک بدلائل آیات قرآنیہ و احادیث
معتبرہ محمدیہ مؤلفہ محبوب مسیح صاحب مدرس اول
درجہ فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ مطبع [illegible] اکبر میں
معرفت منشی خادم علی صاحب مہتمم مطبع اکبری کے اہتمام سے
بکتابت منشی گلشن لال [illegible] چھپا [illegible]